نمبر ۱۸ | مورخہ ۹ اگست سنہ ۱۹۳۰ء | یوم شنبہ | مطابق ۱۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۹ ہجری | جلد ۱۸




## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے :۔

۶۔ اگست سنہ ۱۹۳۰ء خوب زور کی بارش ہوئی :۔

قادیان کے سکول ۹ ۔ اگست سے ڈیڑھ ماہ کی موسمی تعطیلات کے لئے بند ہوئے۔ ۸۔ اگست کو چونکہ جمعہ کی تعطیل تھی۔ اس لئے بہت سے طلباء ۷۔ اگست کو ہی اپنے گھروں کو روانہ ہوگئے :۔

محلہ دار الفضل کی مسجد اہل محلہ کی قابل تعریف مالی قربانی اور کوشش سے تیار ہوچکی ہے۔ معمولی پلستر وغیرہ باقی ہے۔ جو جلد ہو جائے گا۔ اہل محلہ خانہ خدا کی تعمیر کے لئے مستحق توصیف ہیں :۔

## ایک مُعزّز احمدی بھائی کا مبشر خواب

جناب جمیل الرحمٰن صاحب سب ڈپٹی مجسٹریٹ گیبندھا (بنگال) تحریر فرماتے ہیں :۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے سوموار کے دن روزہ رکھنے کا جو ارشاد ہوا تھا۔ اس سلسلہ میں آخری سوموار کی شب کو مَیں سحری کو اُٹھ کر روزہ رکھنے اور احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں کرنے کی نیت سے سویا۔ میرا دل دشمنوں کے فتنہ کے طوفان کی وجہ سے جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف پیدا کر رکھا تھا۔ غم و غصہ سے بھرا ہوا تھا۔ اس حالت میں مَیں نے خواب میں دیکھا ہزارہا لوگ وردیاں پہنے اور جھنڈے ہاتھوں میں لئے کوئی بڑی مہم سر کرنے کے لئے بڑھ رہے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کوئی بہت بڑی فوج ہے جس کا سردار کوئی بادشاہ ہے :۔

میں اُسے دیکھ کر پہلے تو بہت گھبرایا۔ کیونکہ میں نے خیال کیا۔ یہ احمدیت کے خلاف دشمنوں کی کوئی دوسری طاقت ہے۔ اور اس سے مقابلہ کے لئے آگے بڑھا۔ لیکن معاً معلوم ہوا۔ کہ یہ سب احمدی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی راہ نمائی میں جا رہے ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ نے فتح اور کامرانی عطا فرمائی ہے۔ اور آپ کے دشمن مسخر ہوگئے ہیں :۔

# اِسلامی ممالک کی خبریں اور اہم کوائف

## کابل کے مصدقہ حالات

پاؤنیر کے خاص نامہ نگار نے کابل کے متعلق حسب ذیل حالات شائع کرائے ہیں:۔

باخبر حلقوں میں دریافت کرنے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کوہ دامن کی بغاوت پر غیر ضروری طور پر زور دیا گیا ہے۔ اور خواہ مخواہ "بچہ سقہ" کے زمانہ کے آغاز سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ سچ ہے۔ کہ ان لوگوں نے بڑی قوت کے ساتھ سر اٹھایا تھا۔ لیکن حکومت افغانستان نے فوراً ان کے خلاف جو کارروائی کی۔ وہ کامیاب ہوئی۔ اور انہوں نے فوراً اطاعت قبول کر لی۔ لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ کابل میں حکام کو مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ مگر مجموعی طور پر سارے ملک میں کامل سکون اور امن ہے۔ گو کوہ دامن کی شورش نے بعض مقامات خصوصاً کابل کے بازاروں میں خطرات پیدا کر دئیے تھے۔ یہ افواہ بھی پھیلی تھی۔ کہ افغان فوجوں میں تنخواہ نہ ملنے کے سبب سے بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن تحقیقات پر یہ افواہ قطعاً غلط اور بے بنیاد ثابت ہوئی۔ اس میں شک نہیں۔ کہ گذشتہ چند دنوں میں اس قسم کی صورت پیدا ہو گئی تھی۔ لیکن مستقبل کے متعلق ایسا سمجھنا کسی طرح قابل یقین نہیں ہو سکتا۔ اور موجودہ صورت حالات میں تو بالکل غلط ہے:۔

## یہودی تاجروں کی ترکی سے روانگی

قسطنطنیہ کے یہودیوں کی ایک بھاری تعداد جن میں سے اکثر ترکی رعایا ہیں۔ ملک چھوڑ رہی ہے۔ یہ لوگ تجارتی کاروبار میں خاص طور سے مشہور ہیں۔ اور قسطنطنیہ کی تجارت کا بڑا حصہ انہی کے ہاتھ میں ہے۔ حکام آج کل اس کوشش میں مصروف ہیں۔ کہ تجارت کو ترک مسلمانوں کے ہاتھ میں کسی نہ کسی طرح منتقل کیا جائے اس وجہ سے قسطنطنیہ کے یہودی تجار اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھنے میں سخت دقت محسوس کر رہے ہیں۔ ان میں سے بہت سے یہودی سوداگر یونان اور دیگر ممالک کو روانہ ہو گئے ہیں:۔

## کرنل لارنس کے خلاف ترکی اخبارات کا احتجاج

ترکی جرائد سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کردی سرحد پر بغاوت نے خوفناک شکل اختیار کر رکھی ہے۔ حکومت اپنی پوری فوجی طاقت سے مدافعت کر رہی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ مصری جرائد نے یہ خبر شائع کی تھی۔ کہ مشہور انگریزی جاسوس کرنل لارنس روسی ایرانی۔ ترکی سرحد کے اتصال کے قریب کوہ ارارات کے اطراف میں دورہ کر رہا ہے۔ اب ترکی جرائد نے اس کی تصدیق کی ہے۔ اور کرنل لارنس کی اس جدوجہد کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے

## مشہور ہواباز خاتون کی مصر میں عزت افزائی

اسکندریہ ۲ / اگست۔ مس ایمی جانسن مشہور ہواباز عورت نے ہندوستان سے انگلستان جاتے ہوئے اسکندریہ میں قیام کیا۔ جہاں اُسے حکومت کی طرف سے شاندار ضیافت دی گئی۔ جلسہ ضیافت میں صدقی پاشا وزیراعظم مصر نے مس موصوفہ کا استقبال کیا۔ اور وزیر صیغہ رسل و رسائل نے ان کا جام صحت تجویز کیا۔ میم صاحبہ وہ تمغہ پہنے ہوئے تھی۔ جو شاہ فواد نے آسٹریلیا کی پرواز لگانے پر اسے عطا کیا تھا:۔

## ایران میں ریلوے کی توسیع

طہران یکم اگست۔ گذشتہ رات حکومت ایران اور ایک جرمن کمپنی کے درمیان ایک اقرارنامہ پر دستخط ہو گئے۔ اس معاہدہ کی رُو سے کمپنی مذکور آٹھ مہینے کے اندر اندر ۱۲۸ کلومیٹر ریلوے لائن ۱۱ لاکھ ایرانی تومان میں مکمل طور پر تعمیر کرے گی۔ یہ رقم تخمیناً دو لاکھ پونڈ کے برابر ہوتی ہے:۔

## یوگوسلافیہ کے مسلمانوں کا اتحاد

"مسلم اوٹ لک" نے اخبار "کوکب مشرق" کے حوالہ سے یوگوسلافیہ کی عیسائی سلطنت کے مسلمانوں کے حالات شائع کئے ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ یوگوسلافیہ کے مسلمان اس وقت تک دو حصوں میں منقسم تھے۔ اور دونوں جماعتیں دو مختلف مذہبی پیشواؤں کے زیر قیادت تھیں۔ اب یہ دونوں مختلف طبقے باہم متحد ہو گئے ہیں۔ اور ایک ہی مذہبی پیشوا کے زیر اثر آ گئے ہیں۔ اس مذہبی پیشوا کا خطاب "رئیس العلماء" رکھا گیا ہے۔ مجلس اسلامیہ یوگوسلافیہ نے اسلامی نظام کے ماتحت مسلمانوں کے مطالبات کو حکومت کے سامنے پیش کر کے ان پر مسلمانوں کے مفید مطلب فیصلے لینے کے لئے تین اراکین کے نام پیش کئے۔ ان میں سے بادشاہ نے ایک کو مسلم نمائندگی کے سب سے اعلیٰ عہدے پر فائز کیا ہے:۔

## عراق میں برطانوی ہوائی مستقر

عراقی اخبارات نے برطانیہ اور عراق کے معاہدہ کی اس دفعہ کے خلاف نہایت سختی سے احتجاج کیا ہے۔ جس کی رُو سے ۲۵ سال کے لئے عراق میں برطانیہ کو تین ہوائی مستقر تعمیر کر لینے کی اجازت دی گئی ہے۔ عراق کے قومی جرائد نے اس دفعہ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے نہایت آزادی کے ساتھ لکھا ہے۔ کہ اس دفعہ سے عراق کی آزادی اور مطلق العنانی میں رخنہ پڑتا ہے۔ جو اس کو معاہدہ کی رُو سے حاصل ہو چکی ہے۔ اس سوال نے حکومت عراق کو مجبور کیا ہے۔ کہ وہ نئے انتخابات کے لئے حکم جاری کرے۔ چنانچہ اسی غرض اور معاملے کے حصول کے لئے پارلیمنٹ کو پہلے ہی سے برخاست کر دیا گیا ہے:۔

## ریویو انگریزی کی توسیع اشاعت

میں نے احباب کرام کو ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کی نسبت ان کا فرض یاد دلایا تھا۔ کہ ذی استطاعت اور انگریزی خوان خود اس کے خریدار بنیں۔ اور یورپ و ہندوستان کی لائبریریوں میں اس کے پرچے اپنے خرچ پر جاری کرائیں۔

سابق بالخیرات پیر منظور محمد صاحب نے اس اپیل کو پڑھتے ہی سب سے پہلے مجھے اطلاع دی ہے۔ کہ ان کے خرچ پر یورپ کی دو لائبریریوں میں انگریزی ریویو اور دو سن رائز جاری کر کے چندہ نقد مجھ سے وصول کریں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ دیکھتا ہوں کہ دوسرے اہل کرم کیا نظر توجہ فرماتے ہیں۔ مہتمم طبع و اشاعت قادیان

## الفضل کے وی پی

"الفضل" ہفتہ میں تین بار باقاعدہ شائع ہو رہا ہے۔ اور اس کے اخراجات ڈیوڑھے ہو گئے ہیں۔ لیکن ناظرین کرام نے ابھی تک اس کی توسیع اشاعت کے لئے کوئی غیر معمولی کوشش نہیں فرمائی۔ بلکہ گذشتہ مہینے کے وی۔پی جو کئے گئے تھے۔ ان میں جو واپس ہوئے۔ ان کی تعداد بہت قابل افسوس ہے۔ جس کے نتیجہ میں فنڈ کو نقصان پہونچ رہا ہے۔ ضروری ہے۔ کہ چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج کر اپنے اپنے پرچے (جو زیر امانت ہیں) جاری کرائیں۔ اور جن خریداران الفضل کا چندہ ۱۵ جولائی سے ۱۵ اگست تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ وہ وی۔پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ وی۔پی کئے جا رہے ہیں۔ امید کرتا ہوں۔ کہ الفضل کے وی۔پی وصول کر لئے جائیں گے۔ ضمیمہ جو ہفتہ میں چار بار نکلتا رہا ہے۔ اُس کے آٹھ آنے۔ اور جون جولائی کے تین تین آنے دوم تین بار اخبار ہونے کے چندے میں شامل کر دئیے جائیں گے:۔

(مینیجر الفضل قادیان)

## اعلان

"الفضل" ۱۰ جولائی کے اعلان میں ایسے احباب کے اسماء طلب کئے گئے تھے۔ جو مختلف جماعتوں میں دو تین ماہ قیام کر کے اُن کی تربیت کر سکیں۔ نماز و قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا سکتے ہوں۔ اگر حدیث کی کوئی کتاب پڑھی ہو۔ تو وہ بھی پڑھا سکیں۔ اس وقت تک صرف مکرمی مولوی غلام نبی صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے ابھی اور دوستوں کی ضرورت ہے۔ اس لئے دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۹ اگست ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

# حکومت کی ملازمتوں میں مسلمانوں کی حق تلفی

## سرکاری محکموں پر ہندوؤں کا قبضہ

اگرچہ ہندو گورنمنٹ کو اُلٹ دینے کی کوششوں میں اپنا سارا زور صرف کر رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ سے عدم تعاون کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں تاہم تمام کے تمام سرکاری محکموں پر وُہ اس طرح قابض اور متصرف ہیں۔ کہ جو چاہتے ہیں۔ کرتے ہیں۔ اور باوجود گورنمنٹ کے احکام کے ہندوستان کی دوسری اقلیتوں کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً سرکاری ملازمتوں سے محرُوم کئے ہُوئے ہیں :۔

## مُسلمان اور سرکاری ملازمتیں

چند روز ہُوئے لیجسلیٹو اسمبلی کے بعض ارکان سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کے تناسب کے بارہ میں گفتگو کرنے کے لئے گورنمنٹ ہند کے ہوم ممبر سے ملے۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ سرکاری ملازمتوں میں مُسلمانوں کے ۱/۳ تناسب کو عملی طور پر جاری کیا جائے۔ اگرچہ ہوم ممبر نے اس بارے میں ہمدردانہ غور کرنے کا وعدہ کیا لیکن جب تک ان روکاوٹوں کو دُور نہ کیا جائے گا۔ جو سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کے تناسب کے رستہ میں حائل ہیں۔ اس وقت تک کسی بہتری کی توقع نہیں کی جاسکتی :۔

## اب کیا ہو رہا ہے

اب جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ چونکہ سرکاری اداروں میں ہندوؤں کی کثرت اور ان کا تصرّف ہے۔ اور نئے ملازم ان کے ذریعہ رکھے جاتے ہیں۔ اس لئے وُہ مستقل ملازمتوں میں تناسب سے بُہت کم مسلمانوں کو بھرتی کر کے اعلےٰ حکام کو یہ دکھا دیتے ہیں۔ کہ ضرورت کے مطابق مسلمان تجربہ کار اور قابل ملتے نہیں۔ اس سے اعلیٰ افسر ایک طرف تو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو ان کے تناسب کے مطابق ملازمتیں نہ ملنے میں ہندوؤں کی طرف سے کوئی روکاوٹ نہیں پیدا کی جارہی۔ اور دوسری طرف ان کا یہ خیال پختہ ہوتا جا رہا ہے۔ کہ مسلمانوں میں کام کرنے کی قابلیت ہی نہیں۔ اور وہ سرکاری ملازمتوں کے اہل نہیں۔ اور یہ بات مسلمانوں کی بُہت سی حق تلفیوں کا باعث بن رہی ہے :۔

## کیوں قابل مُسلمان نہیں ملتے

لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ قابُو یافتہ ہندو عارضی ملازمتوں میں مسلمانوں کو ان کے تناسب کے مطابق شریک نہیں ہونے دیتے۔ اور چونکہ ایسی ملازمتوں کا تقرر عام طور پر ان کے اپنے اختیار میں ہوتا ہے۔ اس لئے ان پر وُہ ہندوؤں کو مقرر کر دیتے ہیں۔ پھر جب کوئی مستقل ملازمت کی جگہ نکلتی ہے۔ تو ان ہندوؤں کو پیش کر دیا جاتا ہے۔ جنہوں نے عارضی ملازمت کے سلسلہ میں کام کا تجربہ حاصل کیا ہوتا ہے۔ اور کہدیا جاتا ہے۔ چونکہ مسلمان تجربہ کار نہیں ملتے۔ اس لئے ہندُو رکھے جاتے ہیں۔ حالانکہ ہندُو گھر سے تجربہ حاصل کر کے نہیں آتے۔ بلکہ سرکاری دفاتر میں ہی تجربہ کار بنتے ہیں اور اگر مسلمانوں کو بھی موقعہ دیا جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ وُہ بھی تجربہ کار نہ ہوں :۔

یہ ہے وُہ نہایت خطرناک طریق۔ جو سرکاری دفاتر پر قابض ہندوؤں نے مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں میں اپنے تناسب کے مطابق حصہ لینے سے محرُوم کرنے۔ اور باوجُود اس کے اعلےٰ افسروں کو مطمئن رکھنے کے لئے اختیار کر رکھا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ جب بھی گورنمنٹ کے اعلیٰ اور ذمہ وار حکام سے ملازمتوں میں مسلمانوں کی حق تلفی کا ذکر آیا۔ تو انہوں نے جھٹ یہ جواب دے دیا۔ کہ گورنمنٹ تو مسلمانوں کو ان کے تناسب کے لحاظ سے ملازمتیں دینے کے احکام جاری کر چکی ہے۔ اور محکموں کے افسروں کو احکام دے دئے گئے ہیں۔ کہ وُہ اس بات کا خیال رکھیں۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ کام کرنے کے قابل اور تجربہ کار مسلمان نہیں ملتے۔ ہر محکمہ سے یہی شکایت آتی ہے۔ اور انگریز افسروں کی طرف سے آتی ہے۔ پھر ہم کیا کریں :۔

## قابل مُسلمان مل سکتے ہیں

لیکن اور کئی ایک اسباب کے علاوہ کہ ان میں بھی انہی لوگوں کا دخل ہے۔ جو مسلمانوں کے حقوق غصب کئے ہوئے ہیں ایک بہت بڑا سبب یہ بھی ہے۔ کہ مسلمان نوجوانوں کو عارضی ملازمتوں میں کام کرنے کا موقعہ دے کر تجربہ حاصل کرنے نہیں دیا جاتا اور جب مستقل ملازمت کا موقعہ آتا ہے۔ تو علمی لحاظ سے قابل سے قابل مسلمان پر معمولی علمیت رکھنے والے ہندو کو محض یہ کہہ کر ترجیح دے دی جاتی ہے۔ کہ اسے کام کا تجربہ ہے :۔

## گورنمنٹ کیا کرے

گورنمنٹ جب تک اس قسم کی باتوں کا انسداد نہ کرے گی۔ خواہ مسلمانوں کو ان کے تناسب کے لحاظ سے ملازمتیں دینے کے کتنے احکام جاری کرے۔ ان کا کوئی نتیجہ نہ ہوگا۔ گورنمنٹ کو ایک طرف تو سرکاری اداروں پر سے ہندوؤں کے اس قبضہ و تصرف کو ڈھیلا کرنا چاہیئے۔ جس کا شکار مسلمان تو ہو ہی رہے ہیں۔ لیکن جو خود گورنمنٹ کے لئے بھی کم خطرناک نہیں۔ اور دوسری طرف ہر قسم کی ملازمتوں پر خواہ وُہ عارضی ہوں۔ یا مستقل۔ وقتی ہوں۔ یا دوامی مسلمانوں کا تناسب قائم رکھنے کے قطعی احکام جاری کر دینے چاہئیں۔ اس کے ساتھ ہی اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ مسلمان سرکاری ملازموں کے خلاف ہندُو ملازموں کی شکایات پر یکایک اعتبار نہ کر لینا چاہیئے کیونکہ جہاں ان کی یہ کوشش ہوتی ہے۔ کہ مسلمانوں کو سرکاری محکموں میں داخل نہ ہونے دیں۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ روکاوٹیں ڈالیں وہاں وُہ اس تگ و دو میں بھی مصروف رہتے ہیں۔ کہ کوئی نہ کوئی الزام لگا کر اور کسی نہ کسی پیچ میں لا کر ان لوگوں کو بھی علیٰحدہ کرا دیں جنہیں ہزاروں مصیبتیں جھیل کر کوئی چھوٹی موٹی ملازمت حاصل ہو بھی جاتی ہے۔ اگر گورنمنٹ ہمدردانہ طور پر مسلمانوں کی اس حق تلفی کے انسداد کی طرف متوجہ ہو۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ خاطر خواہ کامیابی نہ ہو۔

---

## ہیضہ کے انسداد کی تدابیر

آج کل چونکہ موسم خراب ہے۔ اور بعض جگہ ہیضہ پھوٹ بھی پڑا ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ حفظ ماتقدم کے طور پر وُہ احتیاطی تدابیر بیان کر دی جائیں۔ جو اس بیماری کے خطرہ کے مقابلہ میں مفید ہو سکتی ہیں :۔

(۱) ہیضہ کا ٹیکا احتیاطی تدابیر میں سے مُوثر ترین تدبیر ہے۔ یہ لگوانا چاہیئے

(۲) کھانے سے پیشتر اپنے ہاتھوں کو صابن اور پانی سے خوب دھویا جائے :۔

(۳) باسی۔ ثقیل اور ناخوشگوار غذاؤں کے استعمال سے اجتناب کیا جائے :۔

(۴) کچے۔ گلے سڑے اور نیم پختہ پھلوں سے پرہیز کیا جائے :۔

(۵) پینے سے پیشتر پانی کو ابال لینا چاہیئے :۔

(۶) کچا دُودھ نہ پیا جائے۔ بلکہ جوش دے کر پئیں۔ اور ابالنے کے بعد فوراً گرم گرم پی جائیں :۔

(۷) ماکولات و مشروبات پر مکھی نہ بیٹھنے پائے :۔

(۸) اگر ہیضہ کے کسی مریض سے ملنے کا اتفاق ہو۔ تو اپنے ہاتھوں اور کپڑوں کو گرم پانی سے صاف کیا جائے :۔

(۹) ہیضہ کے مریض کے پاس جانے سے پیشتر۔ یا وباء زدہ علاقوں میں گذرنے سے قبل ضروری ہے۔ کہ ٹیکا لگوا لیا جائے ۔

(۱۰) ہیضہ کے مریضوں کو فی الفور وبائی امراض کے ہسپتالوں میں لے جانا چاہیئے ۔

(۱۱) جن علقوں میں ہیضہ کی وبا پھیلی ہوئی ہو ۔ حتے الامکان ادھر جانے سے اجتناب کیا جائے ۔

(۱۲) بیت الخلاء صاف رکھنے چاہئیں۔ خصوصاً مریض ہیضہ کی قے اور اسہال پر صفائی سے پیشتر چونا اور فینائل ڈالوا دینی چاہیئے۔ بعد ازاں اٹھوا کر اس جگہ کو دوبارہ فینائل سے دھلوا دیا جائے ۔

## گاندھی جی کی ذمہ واری

گاندھی جی کی تحریک قانون شکنی نے ملک میں جو حالات پیدا کر دئے ہیں۔ وہ نہایت ہی افسوسناک ہیں۔ خود ان کی راجدھانی کے ایک ضلع کھیڑا میں اس وقت تک اٹھارہ نہایت نقصان رسان ڈاکے پڑ چکے ہیں۔ اس حالت کا احساس ان لوگوں کو بھی ہو رہا ہے۔ جو گاندھی جی کو اپنا راہنما تسلیم کر کے قانون شکنی میں حصہ لے رہے۔ اور ملک میں ابتری پیدا کرنے کا موجب ہو رہے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ان کی یہ کوشش ہے کہ ان حالات کی ذمہ داری گاندھی جی پر نہ عائد ہونے دیں۔ چنانچہ اخبار "پرتاپ" (یکم اگست) لکھتا ہے:-

"مہاتما گاندھی کی صرف اخلاقی حکومت ہے۔ کوئی ان کی نہ مانے۔ تو وہ اسے سزا نہیں دے سکتے۔ اس لئے وہ سارے ہندوستان کے افعال کے لئے ذمہ دار نہیں ٹھیرائے جا سکتے"

اخلاقی حکومت یقیناً جبر اور تشدد کی حکومت سے زیادہ مؤثر اور زیادہ طاقتور ہوتی ہے۔ لیکن گاندھی جی کے بارے میں یہ کلیہ غلط ہو گیا۔ کیونکہ وہ لوگوں کو قانون شکنی کی تعلیم تو دے سکتے ہیں۔ لیکن اس کے نتائج کے ذمہ دار نہیں بننا چاہتے ۔

## ہندوؤں کے ممدوح مسلمان

ہندوؤں کے نزدیک صرف وہی مسلمان قابل تعریف ہیں۔ جو ہر موقعہ پر مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ کر ہندوؤں کی ہاں میں ہاں ملائیں۔ اور مسلمانوں کو مشکلات اور مصائب میں گھرا ہوا دیکھ کر ہندوؤں کی پناہ میں جا بیٹھیں۔ اس کے بعد انہیں قوم پرست اور فرقہ پرستی سے آزاد کے خطابات دیدئے جاتے ہیں۔ اور جہاں کہیں ان کا ذکر کرنا پڑے۔ یہی خطاب ان کے متعلق استعمال کئے جاتے ہیں ۔

ابو الکلام صاحب آزاد کانگریس کے صدر قرار دئے گئے توان کا سارا کمال یہ بیان کیا گیا۔ کہ "فرقہ پرستی کا بڑے سے بڑا طوفان بھی ان کے پاؤں کو لغزش نہ دے سکا۔ اور انہوں نے نیشنل کانگریس کا دامن نہ چھوڑا!"

شروانی صاحب گرفتار ہوئے۔ تو ان کی یہ تعریف بیان کی گئی :-

"یہ فرقہ پرستی کے دروازہ سے قوم پرستی کے مندر میں داخل نہیں ہوئے۔ آزاد خیال ہیں۔ ملاؤں سے انہیں نفرت ہے"

گویا کسی مسلمان کا مسلمانوں کے حقوق کا خیال رکھنا۔ اور ان کے حصول کے لئے جدوجہد کرنا فرقہ پرستی ہے۔ لیکن ہندوؤں کے ساتھ مل کر ہندوؤں کو ملک کے سیاہ و سفید کے مالک بنانے کی خاطر کوشش کرنا قوم پرستی اور آزاد خیالی۔ اگر کانگریس کے دام افتادہ مسلمان اس بارے میں غور کریں۔ تو انہیں معلوم ہو کہ یہ آزاد خیالی کا سرٹیفکیٹ انہیں کس قدر گراں حاصل ہوا ہے :-

## شاردا ایکٹ اور مسلمان

ہندو چونکہ شاردا ایکٹ کو گورنمنٹ کے خلاف مسلمانوں کو مشتعل کرنے کا کارگر حربہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے موقعہ بے موقعہ اس کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو جوش دلاتے رہتے ہیں۔ تاکہ مسلمان بھی گورنمنٹ کے خلاف شورش میں شریک ہو جائیں۔ چنانچہ "پرتاپ" (۳۰۔ جولائی) شاردا ایکٹ اور مسلمانوں کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے :-

"گورنمنٹ اتنی جلد باز نہیں۔ ہندوستان کے کروڑوں باشندوں کے مفاد کو چند جنونی لوگوں کی خود غرضیوں پر قربان نہیں کیا جا سکتا!"

لیکن یہ ہندوؤں کی چال ہے۔ جس سے قطعاً مسلمانوں کو متأثر نہیں ہونا چاہیئے۔ بے شک ہندوؤں نے شاردا ایکٹ منظور کرا کر مسلمانوں کو بھی اس کی لپیٹ میں لے لیا۔ لیکن اس کے نافذ ہو جانے کے باوجود گورنمنٹ نے اس بارے میں جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ وہ مسلمانوں کے لئے بہت بڑی حد تک اطمینان بخش ہے۔ ابھی تھوڑے ہی دنوں کا ذکر ہے۔ کہ جب ایک شخص کو اس قانون کی خلاف ورزی کی وجہ سے مجسٹریٹ نے چند روز قید محض کی سزا دی۔ تو گورنر پنجاب نے اپنے خاص حکم کے ذریعہ اسے رہا کر دیا ۔

پس مسلمانوں کو اس بارے میں اطمینان رکھنا چاہیئے کہ ان کی آئینی جدوجہد رائگاں نہ جائے گی۔ اور ان کے جذبات کا ضرور خیال رکھا جائے گا ۔

## عورتوں کی عزت کو خطرہ میں نہ ڈالو

جمعیۃ العلماء کے واحد ترجمان "الجمعیۃ" (۵؍اگست) کے نزدیک یہ "پولیس کی حیا سوزی" ہے کہ

"باریسال میں نوجوانوں نے شراب اور گانجہ کے گودام پر پکٹنگ لگانے کی کوشش کی۔ لیکن پولیس نے ان نوجوانوں کو گرفتار کر لیا۔ اور ان کو اپنے مقصد میں ناکامیابی ہوئی۔ اس کے بعد خواتین رضاکار آئیں۔ اور گودام کے سامنے زمین پر لیٹ گئیں تاکہ مال گودام سے باہر نہ جا سکے۔ اس پر پولیس نے خواتین کو منتشر ہونے کا حکم دیا۔ لیکن خواتین منتشر نہ ہوئیں۔ اور پولیس نے مجبور ہو کر ان کو پکڑ کر اٹھایا"

راستہ میں لیٹی ہوئی خواتین کو پکڑ کر اٹھانے کو "حیا سوزی" قرار دینے والوں کو یہ بھی تو بتانا چاہیئے۔ کہ ایسی حالت میں جبکہ خواتین نے خود بخود اٹھنے سے انکار کر دیا۔ پولیس کو کیا کرنا چاہیئے تھا۔ اور راستہ صاف کرنے کے لئے کونسے حیا پرور طریق سے کام لینا چاہیئے تھا۔ جب جان بوجھ کر خود اس قسم کے "حیا سوزی" کے مواقعہ پیدا کئے جاتے ہیں۔ تو اس کی ذمہ داری انہی لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ جو مردوں کی ناکامی پر عورتوں کو آگے کر دیتے اور انہیں راستہ میں لیٹ کر مورچہ فتح کرنے کا ڈھنگ بتاتے ہیں۔

"الجمعیۃ" کو پولیس کی "حیا سوزی" کا رونا رونے کی بجائے کانگریس والوں کو تلقین کرنی چاہیئے۔ کہ ان کی عزت و عصمت کو خطرہ میں نہ ڈالیں۔ اور مرد ہو کر عورتوں کو اپنی کامیابی کا ذریعہ نہ بنائیں۔

## مسلمانوں کی تنظیم کس طرح ہو سکتی ہے؟

لکھنؤ کا شیعہ معاصر "سرفراز" (۲۸۔ جولائی) مسلمانوں کی تنظیم کے نہایت اہم اور ضروری مسئلہ پر خامہ فرسائی کرتا ہوا لکھتا ہے :-

"مسلمانوں کو تنظیم کا سبق ہندوؤں سے سیکھنا چاہیئے۔ باوجود اس کے کہ ان میں مسلمانوں سے زیادہ پارٹی بندیاں ہیں لیکن قوم کی فلاح و بہبود اور ملک کے مشترکہ مقاصد کے حصول کے لئے ان کی تمام پارٹیاں اپنے اپنے مسلک پر قائم رہ کر جدوجہد کر رہی ہیں"

فی الواقعہ مسلمانوں کو ہندوؤں کے اس طرز عمل سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور متحدہ مقاصد کیلئے مل کر کام کرنا چاہیئے۔ تنظیم کی یہی وہ صورت ہے۔ جو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ مسلمانوں کے سامنے پیش فرما رہے ہیں۔ اور معاصر سرفراز کے نزدیک بھی اسی پر عمل کرنے سے مسلمان منظم ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ وہ زیادہ وضاحت کرتا ہوا لکھتا ہے :-

"تنظیم کی اسکیم اسوقت مکمل ہو سکتی ہے۔ جب مسلمان لیڈران بلا لحاظ عقاید مذہبی و سیاسی عام مسلمانوں میں یکجہتی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اس جدوجہد کو ترک کر دیں گے۔ کہ ان کی رائے سب پر بالا رہے۔ ان کا سیاسی یا مذہبی مسلک، دوسری جماعتیں بھی مان لیں!!"

کاش ان مسلمانوں کی سمجھ میں یہ بات آجائے۔ جو اپنی خود غرضیوں کی وجہ سے مسلمانوں کے اتحاد میں یہ کہکر روڑا اٹکاتے رہتے ہیں۔ کہ جب تک مذہبی عقائد میں ان کی ہمنوائی نہ اختیار کی جائے۔ اس وقت تک ملکی اور سیاسی لحاظ سے بھی اتحاد نہ ہونا چاہیئے ۔

# مذہب اور سائنس پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر

(۴)

## سائنس اور مذہب کا دائرہ الگ الگ ہے

سائنس اور مذہب کا دائرہ الگ الگ ہے۔ سائنس کا اثر مادیات پر ہے۔ اور مذہب کا تعلق ما فوق المادیات پر۔ مذہب میں یہ چھ باتیں داخل ہیں۔ اخلاق۔ تمدن۔ سیاست۔ الوہیت۔ روحانیت۔ حیات بعد الموت۔

اب یہ ساری کی ساری باتیں مادیات سے بالا ہیں۔ اس لئے سائنس کے شواہد سے ان پر استدلال نہیں ہو سکتا۔ پس امور مذہبی کی قطعی تحقیق سائنس سے نہیں ہو سکتی۔ مثلاً خدا کا وجود ہے۔ اب یہ وجود چونکہ مادیات سے بالا ہے۔ اس لئے اس کی ہستی کا ثبوت اور اس کی صفات کا علم سائنس کے تجارب سے نہیں مل سکتا۔ ہاں الہام کے ذریعے اس کی صفات کا علم ہو سکتا ہے۔ پس یہ کہنا۔ کہ خدا کا وجود سائینٹیفک تجربات کے خلاف ہے۔ غلط ہے۔ ہاں یہ درست ہے۔ کہ سائنس کے تجارب سے معرفت الٰہی حاصل نہیں ہو سکتی۔

### سائنس خدا کی نفی نہیں کرتی

پس سائنس دان یہ تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہمیں سائنس کے تجربات سے معرفت الٰہی کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ مگر یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ سائنس کی تحقیق خدا کے وجود کی نفی کرتی ہے۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کہیں گے۔ تو خود گرفت میں آئینگے۔ اس لئے پروفیسر Huxley جنے Agnosticism (دہریت) کی بنیاد ڈالی ہے۔ اس نے یہ نہیں کہا۔ کہ سائنس نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ خدا کوئی نہیں۔ بلکہ یہ کہا ہے۔ کہ سائنس کی تحقیقات سے خدا کے وجود کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ اور یہ بھی درست۔ کیونکہ سائنس تو وہاں تک پہنچتی نہیں۔ وہ وجود تو فوق المحسوسات ہے۔ اور سائنس کا دائرہ مادیات اور محسوسات تک محدود ہے۔ پس وہ اس کے متعلق تحقیق کر ہی نہیں سکتی۔ اس کی مثال تو ایسی ہے۔ کہ کوئی شخص ریل کے ذریعے کابل جانا چاہے۔ اور راولپنڈی سے ٹرین میں بیٹھ جائے۔ مگر آخر ناکام ہو کر یہ نتیجہ نکال لے۔ کہ کابل کوئی شہر ہی نہیں۔ حالانکہ ظاہر ہے۔ کہ کابل جانے کا یہ طریق ہی غلط تھا کیونکہ ریل تو وہاں تک جاتی ہی نہیں۔ اسی طرح سائنس دانوں نے سائنس کے تجربات سے خدا کا پتہ لگانا چاہا۔ اور وہ ناکام ہوئے۔ محض اس لئے کہ سائنس وہاں جاتی نہیں۔ اس کا دائرہ اس سے بہت نیچے ہی ختم ہو جاتا ہے۔

### صادقوں کی شہادت

اصل بات یہ ہے۔ کہ دنیا میں ہر بات صرف سائنس کی تجربات اور مشاہدات سے ہی تسلیم نہیں کی جاتی۔ بلکہ اس کے اور ذرائع بھی ہیں۔ مثلاً راستبازوں کی شہادت وغیرہ۔

ہم سائنس دانوں سے پوچھتے ہیں۔ ان کو ماں باپ کا پتہ کس نے دیا۔ کیا انہوں نے سائنس کے شواہد اور تجارب سے معلوم کیا ہے۔ کہ فلاں شخص فلاں کا باپ ہے۔ یا کسی اور ذریعہ سے۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ اس کا ثبوت ماں باپ کا دعویٰ اس کی اپنی یاد کہ جب سے ہوش سنبھالا ہے۔ انہی کے گھر میں رہتا ہے اور لوگوں کی شہادت بھی ہے۔ اسی طرح خدا کے وجود کے ثبوت کے لئے (جو کہ فوق المحسوسات ہی) راستبازوں کی شہادت کی ضرورت ہے۔ جو اس بارے میں صاحب تجربہ ہوں۔

جو لوگ صحیفۂ فطرت سے خدا کا وجود ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے کوئی مشین کھولکر موجد کا پتہ لگانا چاہے۔ مثلاً کوئی شخص اگر سنگر کی سلائی کی مشین کو کھولکر مسٹر Singer کو دیکھنا چاہے۔ تو وہ اس کو نہیں پائیگا۔ اسی طرح ford car کو کھول کر مسٹر ford کو معلوم کرنا چاہے۔ تو اسے نہیں ملیگا۔ وہ تو اسے بنا کر الگ ہو گیا۔ اب مشین کو دیکھ کر آپ عقلاً صرف اتنا کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس مشین کا بنانے والا کوئی "ہو گا" یا "ہونا چاہیئے" مگر یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس کا بنانے والا مسٹر فورڈ یا سنگر ضرور "ہے"۔

اس پر یہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تو ہر وقت اس صحیفۂ قدرت کی مشینری کو چلا رہا ہے۔ اس لئے اس کو تو نظر آنا چاہیئے۔ مسٹر فورڈ تو اس لئے فورڈ کار کے اندر نظر نہیں آتا۔ کہ وہ اس کو اب نہیں بنا رہا۔ وہ تو بنا کر الگ ہو گیا ہے۔ اگر ہم اس کو بناتے دیکھتے۔ تو بتا دیتے۔ کہ اسکا بنانے والا یہ ہے۔

### خدا کس طرح کام کرتا ہے

مگر درحقیقت یہ اعتراض غلط ہے۔ کیونکہ دیکھا اس صانع کو جا سکتا ہے۔ جو ہاتھ سے کام کر رہا ہو۔ مگر جب کام ارادہ سے ہو رہا ہو۔ تو وہ وجود نہیں ملا کرتا۔ مثلاً اگر کسی کے کان میں چپکے سے کہہ دیا جائے۔ کہ فلاں کام کرو۔ تو دیکھنے والا کس طرح پتہ لگا سکتا ہے۔ کہ کون کام کرا رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ بھی چونکہ ہاتھ سے کام نہیں کرتا۔ بلکہ ارادہ سے کرتا ہے۔ اس لئے صحیفۂ قدرت کے اندر اس کو کام کرتے ہوئے دیکھنا بھی مشکل ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اذا اراد شیئًا ان یقول لہ کن فیکون۔ وہ کام کُن کے ذریعے کرتا ہے۔ نہ کہ ہاتھ سے۔ اور ارادہ سے کام کرنے کی نہایت ادنیٰ مثال مسمریزم کرنے والوں میں مل سکتی ہے۔ جو اپنی توجہ سے اثر ڈالتے ہیں۔ گو بعض ہاتھ سے بھی Passes کرتے ہیں۔ مگر مخفی توجہ کا اثر بھی ہوتا ہے۔ جس میں بغیر ہاتھ کی حرکت یا زبان سے کلمہ نکالنے کے اثر ہوتا ہے۔

### ایک دلچسپ تجربہ

توجہ کا اثر معلوم کرنے کے لئے یہ تجربہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ کسی لڑکے کی آنکھیں بند کر کے اسے کمرے کے وسط میں چکر دیکر چھوڑ دو۔ اس طرح جہات (جو نسبتی چیز ہیں) اس کے ذہن سے نکل جائیں گی۔ اب سب ملکر اس پر اثر ڈالو۔ اور ذہن میں تصور کرو۔ کہ یہ مثلاً مغرب کی طرف چلے۔ تو وہ لڑکا مغرب کی طرف چلنے لگ پڑیگا۔ اب دوسروں کو یہ نظر نہ آئیگا۔ کیونکہ کام توجہ اور ارادہ سے ہو رہا ہے۔ نہ کہ ہاتھ سے۔ خدا تعالیٰ مخلوق کا سرچشمہ نہیں۔ بلکہ خالق ہے۔ سرچشمہ تلاش سے مل جایا کرتا ہے۔ مگر خالق نہیں ملا کرتا۔ مثلاً دریائے راوی کے منبع کا پتہ لگانا ہو تو پانی کے کنارے چل پڑو۔ آخر اس کا منبع مل جائیگا۔ مگر خالق کو اس پر قیاس نہیں کر سکتے۔

### کیا قانون قدرت کا علم خدا کے خلاف ہی

بعضوں کا یہ خیال ہے۔ کہ قانون قدرت معلوم ہو گیا۔ اور اس کے مخفی در مخفی اسباب کا علم ہو گیا۔ تو بس خدا باطل ہو گیا۔ اور اس کی ضرورت کی نفی ہو گئی۔ مثلاً بچہ کی تحقیق ہے۔ سائنس نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ نطفہ سے مختلف شکلیں بدل کر انسان بنتا ہے یا Darwin کی

تک محدود
اسکی مثال
بتانا چاہئے

تھیوری نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ انسان نے مختلف ارتقائی دوروں میں سے گذر کر یہ شکل اختیار کی ہے۔ یا اگر یہ معلوم ہو گیا۔ کہ پانی دو گیسوں ہائیڈروجن اور آکسیجن کا مرکب ہے۔ تو کیا خدا باطل ہو گیا۔ اور یہ ثابت ہو گیا۔ کہ خدا ان چیزوں کا خالق نہیں۔ یہ تو بچوں والا استدلال ہے۔ کیا اسباب آج معلوم ہوئے ہیں۔ کیا نطفہ کے اجزا کا پہلے علم نہ تھا کہ رحم مادر میں جا کر بچہ بنتا ہے۔ تو اب اگر اس میں اسباب کی ایک اور کڑی معلوم ہو گئی۔ تو اس سے خدا کی خالقیت کی کیوں نفی ہو گئی۔ مذہب نے سبب کا انکار کبھی نہیں کیا۔ اور نہ یہ کہا ہے۔ کہ صرف ایک سبب خدا ہی ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی نہیں۔ مذہب تو اس بات کو منوایا ہے۔ کہ اسباب کا لمبا سلسلہ ہے۔ اور سب سے آخری سبب جو ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ ہے۔

فرماتا ہے۔ الیٰ ربک منتہھا باریک در باریک اسباب ہیں۔ اور پھر یہ سلسلہ خدا تک جاتا ہے۔ گویا (آخری سبب) Final Cause خدا ہے۔ ان لوگوں کی مثال جن کو اسباب کی تلاش کرنے سے خدا نہیں ملا۔ اور اس کی ذات کا ہی انکار کر دیتے ہیں۔ ایسی ہے جیسے کوئی شخص دو چار ہاتھ مٹی کھود کر چھوڑ دے۔ اور کہے پانی نہیں نکل سکتا۔ اس زمین کے نیچے پانی ہے ہی نہیں۔ حالانکہ اگر وہ گہرا کھودتا۔ تو اسے ضرور پانی ملجاتا۔ قرآن کریم نے خود اسباب کو تسلیم کیا ہے۔ اور اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ ہر کام تدریجی ہے۔ اور اس کی نشوونما میں Stages ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔

یاایھا الناس ان کنتم فی ریب من البعث فانا خلقنٰکم من تراب ثم من نطفة۔ ثم من علقة ثم من مضغة مخلّقة و غیر مخلقة لنبیّن لکم (الحج-۱)

اے لوگو۔ تم دوبارہ اُٹھائے جانے کے متعلق شک میں ہو۔ تم کو معلوم نہیں۔ ہم نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے۔ پھر اس کو علقہ بنایا۔ پھر مضغہ میں اسکو تبدیل کیا۔

اسباب کا وجود تو حقایق کے بیان کے لئے تھا نہ اس لئے کہ انکی نفی کرے۔ اسباب کے لمبے سلسلہ کی غرض دنیا کی تکمیل کے لئے تھی۔ خواہ کسی قسم کی تکمیل ہو۔ علمی یا عملی اس کے لئے Stages ضروری ہیں مختلف ترقی کے دور تھے۔ جن میں سے دنیا گزری ہے۔ یہ ہماری ترقی کے لئے ضروری تھے۔ اگر یہ دور مختلف نہ ہوتے تو ہم ترقی نہ کر سکتے۔ پھر لمبے سلسلہ کی ضرورت اِس لئے بھی تھی۔ کہ اشیاء ایک دوسرے کا اثر قبول کر سکیں اور اپنے گرد و پیش کے حالات سے مناسبت (adaptation) پیدا کر سکیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسباب کا لمبا سلسلہ اور مختلف اشیاء کی ارتقائی Stages ہماری ترقی کی غرض سے ہماری کمزوری کو مدنظر رکھ کر رکھی ہیں۔ ورنہ وہ تو اس بات پر قادر تھا۔ کہ چند دنوں میں دنیا کی تکمیل کر دیتا۔ اور اسباب کا سلسلہ بالکل نہ ہوتا۔

## الہام کا ثبوت

کہا جاتا ہے۔ مذہب کی بنیاد الہام پر ہے۔ مگر الہام محض دلی خیال کا نام ہے۔ مذہب کے بانیوں نے سوچا کہ ہماری بات لوگ یوں نہ مانیں گے۔ چلو خدا کی طرف منسوب کر دو۔ تاکہ جلدی مان لیں۔ گویا یہ مخفی ایک مصلحت وقت تھی۔ اور چونکہ اس میں قومی نفع تھا۔ اِس لئے اپنے قلبی خیالات کا نام الہام رکھ لیا گیا۔

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ طبعی قانون سے الہام کی تصدیق نہ ہوتا اس بات کا ہرگز ثبوت نہیں۔ کہ الہام خدا کی طرف سے نہیں۔ اور محض قلبی خیالات ہوتے ہیں۔ طبعی قانون سے اس کی تصدیق نہیں ہوتی۔ جبھی تو اس کا نام الہام ہے۔ ورنہ وہ طبعی اسباب کا نتیجہ ہوا۔ اور اس کا نام سائنس رکھنا چاہیئے۔ نہ کہ الہام۔ الہام کی تصدیق طبعی قوانین سے نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ طبعی قوانین سے بالا ہے۔ اور القا ہے نہ کہ قلبی خیال۔

اصل سوال یہ ہے۔ کہ الہام لفظی ہو سکتا ہے یا نہیں۔ قرآن کریم نے اس کے ثبوت میں خواب اور رویا کو پیش کیا ہے۔ جس طرح انسان خواب میں بغیر خارجی محرک کے نظارے دیکھتا ہے۔ اسی طرح یہ خیال بالکل ممکن ہے۔ کہ بولنے کے بغیر الفاظ کان میں ڈالے جائیں۔ اور وہ دل کا خیال نہ ہوں۔ بتاؤ ایسا ممکن ہے یا نہیں۔ کہ انسان اس قسم کا نظارہ دیکھ سکے۔ یقیناً ہر ایک نے کبھی نہ کبھی اس قسم کا نظارہ دیکھا ہو گا۔ چاہے وہ بخار کی حالت میں ہی دیکھا ہو۔ اس نظارہ کو تم جھوٹا سمجھو یا سچا۔ مگر اتنا ضرور ہے۔ کہ وہ واقعہ میں نظارہ ہوتا ہے۔ اور دل کا خیال نہیں ہوتا۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ تم اس کو جھوٹ کہو۔ تخیّل سمجھو۔ یا بیماری کا نتیجہ خیال کرو۔ پس ایسے نظارے دیکھے جاتے ہیں۔ جن کا ثبوت شواہد سے ملتا ہے۔ نہ کہ طبعی قوانین سے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دماغ میں ایسی کیفیت ہے۔ جس سے ایسے نظارے معلوم ہو سکتے ہیں۔ اور اگر آنکھ اس دماغی کیفیت سے نظارے دیکھ سکتی ہے۔ تو کیا کان آواز نہیں سُن سکتے۔ یہ الگ سوال ہے۔ آیا کہ وہ آواز جھوٹی ہے یا سچی۔ بیماری کا نتیجہ ہے۔ یا تخیل۔ انسان کمرے میں الگ بیٹھا ہوا ہو۔ تو بعض دفعہ اپنا نام کان میں پڑتا ہے۔ یا جنگل میں اگر اکیلا ہو۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی اس کو بلا رہا ہے۔ گو تم اس کو وہم ہی خیال کرو۔ مگر یہ ناممکن نہیں ہے۔ پس ان نظاروں اور ان آوازوں کے متعلق ثبوت یہ مانگنا ہو گا۔ کہ یہ وہم ہے۔ یا خدائی الہام۔ مثلاً میں اس وقت کھڑا ہوں۔ اور مجھکو ایسا معلوم ہو۔ کہ کسی نے باہر سے آواز دی ہے۔ "محمود"۔ تو تم مجھکو پاگل خیال کر سکتے ہو۔ مگر یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ جھوٹ کہہ رہا ہے۔ یا مثلاً یہ کہ آواز کوئی نہیں آئی۔ محض اس کے دل کا خیال ہے۔

کہا جاتا ہے۔ کیا خدا کی بھی زبان ہے۔ کیا اس کے بھی حلق۔ دانت۔ اور Vocal Cords وغیرہ ہیں۔ جن کی مدد سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ مگر ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ خدا کی زبان اور ہونٹ وغیرہ سے آواز نکل کر ملہم کے کان میں سنائی دیتی ہے۔ ہم تو کہتے ہیں۔ الہام کے ذریعے کان میں آواز پیدا کی جاتی ہے۔ نہ یہ کہ خدا کے ہونٹ اس کو بناتے ہیں۔ الفاظ تو اسی ہوا کی Vibrations لہروں کے ذریعے کان میں جاتے ہیں۔ اور اعصاب کے ذریعے دماغ تک پہنچتے ہیں۔ مگر فرق یہ ہے۔ کہ یہ الفاظ فکر کا نتیجہ نہیں ہوتے۔ قلبی خیالات نہیں ہوتے۔ بلکہ بنے بنائے الفاظ خدا کی طرف سے کان میں ڈالے جاتے ہیں۔

## الہام پانے والوں اور مجانین کی حالت میں فرق

یہ قاعدہ ہے۔ کہ جو خیال باطل ہو۔ یا وہم کا نتیجہ ہو۔ اس کی تصدیق صرف ایک حس کرتی ہے۔ مثلاً وہ نظارہ جو قلبی خیالات کا نتیجہ ہو۔ یا وہمی ہو۔ اس کی تائید صرف آنکھ کرتی ہے۔ مگر کان اور ہاتھ اس کو جھٹلاتے ہیں مثلاً اندھیرے میں کسی کو کوئی آدمی کمرے کے اندر کھڑا نظر آئے۔ تو اگر یہ نظارہ وہم کا نتیجہ ہو گا۔ تو اس شخص کو ہاتھ سے چھونے پر کچھ معلوم نہ ہو گا۔

قرآن کریم میں آتا ہے۔ وکلّم اللّٰہ موسیٰ تکلیما۔ اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ خدا نے زبان سے کلام کی۔ بلکہ یہ لفظ زور دینے کے لئے اور شان کے اظہار کے لئے ہے۔ یعنی وہ ایسا کلام تھا۔ کہ اس کی تصدیق نہ صرف کان بلکہ دیگر حواس بھی کرتے تھے۔ پس الہام کی تصدیق کئی حواس کرتے ہیں۔ اور نہ صرف ملہم کے حواس۔ بلکہ دوسرے لوگ بھی اس کو محسوس کرتے ہیں۔

دوسرا فرق الہام اور وہم میں یہ ہے۔ کہ الہام پانے والوں کو دوسروں پر عقلی برتری حاصل ہوتی ہے

مگر وہم تو بدتر عقل والوں کو ہوا کرتا ہے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق تمام عرب نے گواہی دی۔ کہ یہ شخص سب سے بڑھ کر صاحب عقل و فراست ہے۔ چنانچہ کعبہ کی تعمیر کے وقت جب سنگ اسود کو نصب کرنے پر مکہ والوں میں جھگڑا ہوا۔ کہ کس قبیلہ کا سردار اس کو اُٹھا کر نصب کرے۔ اور قریب تھا۔ کہ کشت و خون سے زمین سُرخ جائے۔ اس وقت کسی نے کہا۔ اس نوجوان (محمد رسول اللہ) سے پوچھو۔ تو حضور نے جس عقلمندی اور موقع شناسی سے اس وقت کام کیا۔ وہ تاریخ اسلام کے جاننے والوں پر خوب روشن ہے۔ پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دماغ نہایت اعلیٰ تھا۔ وہم تو ایک اندرونی بات ہے۔ اور جنون کی علامت ہے۔ جو ایسے عقیل کے متعلق وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔

(۳) الہام پانے والوں کی اخلاقی حالت Normal (درست) ہوتی ہے۔ ان میں جوش اور ہیجان نہیں ہوتا۔ مگر وہمی کی حالت نادرست (Abnormal) ہوتی ہے۔ اس کی طبیعت میں جوش ہوتا ہے۔ بات کرتے ہوئے کانپتا ہے۔ سرعت اور عجلت سے کام لیتا ہے۔ ایک ہی بات کی دُھن لگی ہوتی ہے۔ ایسے لوگ دوسروں سے ملکر کام نہیں کر سکتے۔ قوم بنانا۔ جتھہ بنانا۔ سوسائٹی قائم کرنا ان لوگوں کا کام نہیں ہوتا۔ کسی ماہر امراض دماغی (Mental Specialist) سے پوچھو۔ کہ وہمی لوگ بھی وہ کام کر سکتے ہیں۔ جو الہام کے مدعی دنیا میں آکر کرتے ہیں۔

اس کے مقابل میں الہام پانے والوں کی طبیعت میں صبر ہوتا ہے۔ سکون کی حالت ہوتی ہے۔ گھبراہٹ نہیں ہوتی۔ ان میں رحم اور حلم ہوتا ہے۔ ان کی ہر طرف نگاہ ہوتی ہے ہر شعبۂ زندگی پر نظر ہوتی ہے۔ ان کی تعلیم میں ہدایات ہوتی ہیں۔ ان کا کلام پُر حکمت ہوتا ہے۔ وہ دنیا کی رہنمائی کرتے ہیں۔ کشت و خون سے دنیا کو نجات دیتے ہیں۔ وہ امن کے شہزادے ہوتے ہیں۔ اور قوموں کے درمیان صلح اور اتحاد کی بنیاد ان کے ہاتھوں سے رکھی جاتی ہے۔ اگر ان صفات والوں کو پاگل کہا جائے۔ تو پھر ایسے پاگل تو دنیا میں سب ہی ہوں۔

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

ن۔ والقلم وما یسطرون۔ ما انت بنعمۃ ربک بمجنون (قلم رکوع اول)

قسم ہے قلم کی اور اس کی جو وہ لکھتے ہیں۔ نہیں ہے تو اپنے رب کے فضل سے دیوانہ۔ قلم کی قسم ہے۔ یعنی قلم کو اور ان علوم کو جو اس زمانہ میں رائج ہیں۔ اس بات پر گواہ ٹھیرایا ہے۔ کہ تیری باتیں مجنونانہ نہیں۔ اس میں ایک پیشگوئی ہے۔ کہ دنیا خواہ کتنی ہی علمی ترقی کر جائے۔ دماغی امراض کا کتنا ہی باریک مطالعہ کیا جائے۔ تجھ کو ہرگز مجنون ثابت نہ کر سکیں گے۔ ساری علمی کتابوں کی قسم ہے۔ سارے علوم مقابلہ پر آ جائیں۔ تیرے عمل کو پرکھ لیں۔ تیری تعلیم پر جرح کر لیں۔ تجھ کو ہرگز دیوانہ ثابت نہیں کر سکتے۔ تیرا عمل اس کے برعکس ہوگا۔ یعنی اس میں اطمینان ہے۔ اُمنگ ہے۔ شوق ہے۔ وسطی چال ہے۔ اعلےٰ تربیت ہے۔ تو نے دوسروں کی تربیت کی۔ ہزاروں کاموں کی تجاویز کیں۔ خدا تعالےٰ کے کلام کے حقیقی معانی بیان کئے۔ کیا یہ سب باتیں مجانین کیا کرتے ہیں۔

(۴) الہام پانے والوں کی پالیسی ہمیشہ غالب آتی ہے۔ اگر ان میں دماغی نقص ہوتا۔ تو وہ غالب کیوں ہوتے۔ پاگل کے کام نتائج نہیں ہوا کرتے۔ جنون کی Hallucinations کی تصدیق واقعات سے نہیں ہوا کرتی۔ اور پاگلوں کی Delusions ایک بڑے زیادہ حقیقت نہیں رکھتیں۔ مگر یہ کس طرح ہوا۔ کہ ایک مجنون کی Hallucinations تمام دنیا کی تجاویز پر غالب آگئیں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے مخالفوں کو چیلنج دیا۔ کہ تم میرے مقابل پر سارے مل جاؤ۔ متفق ہو جاؤ۔ پھر بھی میری پالیسی غالب رہے گی۔ اور میں ہی جیتوں گا۔ اگر یہ خدا کا کلام نہ تھا۔ تو وہ غالب کیوں ہوا۔

(۵) یہ بات عام تجربہ اور مشاہدہ سے پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے۔ کہ وہ افکار جو دماغی کیفیت کا نتیجہ ہوں۔ بڑھاپے میں جا کر کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور حسیں عمر بڑھنے سے کم ہو جاتی ہیں۔ مگر انبیاء علیہم السلام میں اس کے برخلاف بڑی عمر میں جا کر زیادہ شاندار الہام ہوتے ہیں۔ اور الہام بھی زیادہ ہوتا ہے۔ یعنی نہ صرف یہ کہ الہام اکثر دفعہ ہوتا ہے۔ بلکہ وہ اپنی کیفیت کمیت۔ اور جلال میں بھی زیادہ شاندار ہوتا ہے۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ جب دماغ کمزور ہو گیا۔ اس میں سے فاسفورس گھٹ گیا۔ اور اس کے Cells کمزور ہو گئے۔ تو الہام زیادہ ہونے لگ گئے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ انبیاء کے الہام کسی خاص دماغی کیفیت کا نتیجہ نہیں ہوتے۔ ورنہ عام قانون طبیعی کے ماتحت ان کو بڑھاپے میں کم ہو جانا چاہیئے تھا۔ مگر یہاں بالکل اس کے برعکس ہے۔ ان کا الہام جوانی میں اگر ستارہ کی طرح ہو۔ تو بڑھاپے میں سورج کی مانند ہوتا ہے۔ جو کہ نیچر کے قانون کے خلاف ہے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ الہام وہم کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ بلکہ خدا کا کلام ہوتا ہے۔



## نوجوانوں سے اپیل

آخر میں مَیں نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ قطع نظر میرے مذہب کے۔ تم بھی چونکہ اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہو۔ اس لئے مذہب اسلام کا مطالعہ کرو۔ قرآن کو ہاتھ میں لو۔ اور اس پر غور کرو۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ سائنس مذہب کے خلاف نہیں ہے۔ کوئی سچی سائنس مذہب کے خلاف نہیں۔ اور کوئی سچا مذہب سائنس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ اگر کسی مسئلہ کے متعلق شک ہو۔ تو اسے میرے سامنے پیش کرو۔ میں تم کو بتا دوں گا۔ کہ کوئی سائنس کا مسئلہ اور کوئی صحیح فلسفہ اسلام کے خلاف نہیں۔ تم کو سب سے اچھا مذہب ملا ہے۔ تم اس کی قدر کرو۔ یہ وہ مذہب ہے جس کے متعلق کفار بھی رشک کرتے۔ اور کہتے تھے۔ کہ کاش یہ ہمارا مذہب ہوتا۔ دیکھا

یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین ہ (الحجر رکوع اول)

اس کا تاریخی ثبوت یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ ایک یہودی اور ایک مسلمان کا جھگڑا تھا۔ اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس فیصلہ کے لئے آئے۔ فیصلہ کے بعد یہودی نے کہا۔ کہ مذہب تو یہ جھوٹا ہی ہے۔ مگر ہے مکمل۔ کوئی مسئلہ نہیں۔ جو اس میں بتایا نہ گیا ہو۔

تم اپنے مذہب کی قدر کرو۔ اور اس کا احترام کرو۔ اسلامی روح اپنے اندر پیدا کرو۔ پھر تمام تدابیر کامیاب ہونگی۔ تم قرآن کو ہاتھ میں لو۔ اس کا مطالعہ کرو۔ اس کو غور سے Study کرو۔ اس کتاب کا احترام کرو۔ اس کی آیات پر ہنسی نہ کرو۔ صرف کلوا واشربوا کا مسئلہ ہی یاد نہ ہو۔ بلکہ مذہب بھی سیکھو۔ یاد رکھو۔ اس میں وہ علوم ہیں۔ جو تمام دنیا کے تمدن کو ہیچ کر دینگے۔ تم اگر اسلام کا سچا نمونہ اختیار کرو گے۔ تو تم کو روحانی اور جسمانی دونوں امور میں دنیا پر برتری حاصل ہوگی۔ لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ پھر بلند ہوگا۔ اور اسلام کی حکومت آج سے تیرہ سو سال قبل کی طرح دنیا پر قائم ہوگی۔

---

# ڈیری کی تعلیم کے متعلق اعلان

ایگریکلچرل کالج لائلپور میں یکم اکتوبر ۱۹۳۰ء سے ۱۳ مارچ ۱۹۳۱ء تک ڈیری کی تعلیم کے متعلق ایک ششماہی ورنیکلر نصاب کا انتظام کیا جائیگا۔ کوئی فیس نہیں لی جائے گی۔

نصاب کے داخلہ کیلئے کم سے کم معیار قابلیت پنجاب یونیورسٹی کا امتحان مڈل ورنیکلر ہوگا۔ جماعت میں دس طالب علم لئے جائیں گے۔ جو درخواست کرنے والوں کی فہرست میں سے منتخب کئے جائیں گے۔ طالب علموں کو اپنی اقامت کا خود انتظام کرنا پڑے گا۔ نصاب کے داخلہ کے لئے درخواستیں یکم ستمبر ۱۹۳۰ء تک پرنسپل پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور کے نام روانہ کرنی چاہئیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

# ایک دردمند دل کی پکار

## احمدی بچوں کے والدین سے اپیل

تعلیم الاسلام ہائی سکول میگزین کا پہلا نمبر شایع ہو گیا۔ جو اکثر دوستوں نے دیکھا ہوگا۔ اور ضرور پسند کیا ہوگا۔ خداوند کریم نہ صرف اس درسگاہ کے پرانے اور نئے فرزندوں کو اس کی توسیع کی توفیق دے۔ بلکہ اس ہونہار پودے کو جماعت کے دیگر بزرگ حضرات کی مالی۔ قلمی اور دعاؤں کے رنگ میں روحانی امداد ملے۔ میں اس وقت اس میگزین کے لئے پروپیگنڈا کرنے کی نیت سے نہیں لکھ رہا۔ گو میں اپنے آپ کو نہایت خوش قسمت سمجھونگا۔ اگر میرے ذریعہ میری مادر درسگاہ کی اس نشانی کو امداد ملے۔ بلکہ اس وقت اس پرچہ کے ایک مضمون نے مجھے مجبور کیا ہے۔ کہ چند سطور ہدیہ ناظرین کروں۔ وہ مضمون ہمارے قابل محترم استاد مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ مذکور کی طرف سے والدین کی خدمت میں ایک اپیل ہے۔ وہ اپیل چونکہ انگریزی میں ہے۔ نیز ایسے رسالہ میں مندرج ہے جسے کثیر الاشاعت ہونے کا فخر حاصل نہیں۔ اس لئے ذیل میں اس کا اردو ترجمہ درج کرتا ہوں۔ یہ اپیل کیا ہے؟ ایک ہمدرد انسان کی آواز ہے۔ جسے جماعت کی اس غفلت سے جو وہ سکول کے متعلق برت رہی ہے سخت تکلیف اور پریشانی ہو رہی ہے۔ یہ اس صاحب بصیرت کی ندا ہے۔ جو آنیوالی احمدی نسل کے لئے خطرات کو محسوس کر رہا ہے۔ میں باور نہیں کر سکتا۔ کہ کوئی احمدی جس کے پہلو میں دل ہے۔ اور دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام پر حقیقی ایمان اور آپ کے ساتھ محبت ہے۔ اس اپیل سے متاثر ہوئے بغیر رہ سکے۔

میں اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر شہادت دیتا ہوں۔ کہ قادیان سے باہر سکولوں میں اس وقت اس قدر بے دینی اور بداخلاقی ہے۔ کہ توبہ ہی بھلی۔ اس وقت قادیان اور صرف قادیان ہی ان خطرناک نتائج سے بچنے کے لئے ماوٰی اور ملجا ہے۔ میں اس سکول میں دو سال رہا۔ اور خدا گواہ ہے۔ وہ کچھ حاصل کیا۔ کہ باہر کئی سالوں میں بھی حاصل نہ ہوتا۔ جن حالات میں میرے والدین نے مجھے وہاں اخراجات بہم پہونچائے۔ وہ میں ہی جانتا ہوں۔ اور ہر وقت ان کے لئے دعائیں کرتا ہوں۔ ہمارے قریب کئی اول درجہ کے ہائی سکول موجود تھے۔ گھر میں مالی مشکلات تھیں۔ مگر انہوں نے اس کی ذرہ پرواہ نہ کی۔ اور آج اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔ اسی فائدہ کو محسوس کرتے ہوئے میں نے اپنے بعد اپنے چھوٹے بھائی اور پھر اپنے عمزاد بھائی کو اس سکول میں بھیجا۔ خود ہمارے گاؤں اور علاقہ سے دس کے قریب لڑکوں نے یکے بعد دیگرے یہاں تعلیم حاصل کی۔ اور کئی ایک ابھی کر رہے ہیں۔ خدا کے فضل سے وہ سب کے سب سوائے کسی ایک آدھ استثناء کے اپنے اندر مذہبی روح رکھتے ہیں۔ سلسلہ کے ساتھ انہیں اخلاص ہے اور ساتھ ہی وہ دنیوی حیثیت میں اپنے ساتھیوں میں سے کسی سے کم نہیں۔

پس اے بزرگان قوم! اس سے بڑھ کر آپ کیا چاہتے ہیں۔ کیا آپ اس بات سے ڈر گئے۔ کہ قادیان کے سکول میں لڑکا بھیجکر آپ کو گھر میں رکھکر تعلیم دینے کی نسبت تین چار روپے زیادہ خرچ دینا پڑتا ہے؟ کیا آپ کے نزدیک اپنی اولاد کے اندر خالص احمدیت کی روح اور دینی تعلیم پیدا کرنے کے مقابلہ میں تین چار روپیہ زیادہ حیثیت رکھتے ہیں؟ میں یقین نہیں کر سکتا۔ کہ آپ میں سے کوئی ایک فرد بھی اس خیال کا ہو۔ بعض دوست اپنے بچوں کو قریب کے سکولوں میں تعلیم دلاتے ہیں۔ اور جب وہ وہاں کے بداثرات سے متاثر ہو کر بد آثار ظاہر کرنے لگتے ہیں۔ تو انہیں نویں یا دسویں جماعت میں قادیان بھیجدیا جاتا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ لڑکا وہاں اچھی طرح تربیت یافتہ نہ ہوا جس کا بڑا سبب یقیناً اس کے پہلے بداطوار ہوتے ہیں۔ جو راسخ ہو کر طبیعت ثانیہ بن جاتے ہیں۔ تو ناحق قادیان ہائی سکول کو بدنام کیا جاتا ہے۔ اس لئے میں مشورہ دیتا ہوں۔ کہ آپ اپنے لڑکوں کو ساتویں جماعت یا اس کے قریب ہی سے اس روحانی درسگاہ میں بھیجا کریں۔ اور اگر آپ اس سے بھی پہلے بھیج سکیں۔ تو زہے قسمت۔ اب میں وہ اپیل نقل کرتا ہوں۔

ان چند سطور کے ذریعہ میں احمدیہ جماعت کی توجہ اس سرد مہری اور بے توجہی کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں۔ جو وہ اس نہایت ہی مفید درسگاہ کے ساتھ برت رہی ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ہاتھوں سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی بنیاد رکھی گئی۔ اس وقت بہترین درسگاہوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نہ جانتے تھے۔ کہ صوبہ بھر اور ملک میں سینکڑوں ہائی سکول تھے۔ کیا آپ اس امر سے ناواقف تھے۔ کہ ان میں سے بعض نہایت عمدہ طرز پر چل رہے تھے۔ اور جہاں تک دنیوی تعلیم کا تعلق ہے۔ وہ اپنے اپنے طریق میں بے نظیر تھے۔ بایں ہمہ آپ نے اس درسگاہ کی ضرورت محسوس کی۔ اس لئے نہیں۔ کہ یہاں سب سے اعلےٰ دنیوی تعلیم دی جاتی تھی۔ گو آپ کا خیال تھا۔ کہ یہاں اعلیٰ دنیوی تعلیم بھی ممکن ہوگی۔ اور وہ بھی مدنظر رہنی چاہیئے لیکن اس بات کا حضور کو سب سے بڑھکر خیال تھا۔ وہ عام لامذہبی اور مذہبی روح اور چال چلن کا فقدان تھا۔ ان خطرناک دیوؤں کا مقابلہ کرنا۔ خدا پر ایمان اور اس کا خوف پیدا کرنا۔ اور لوگوں کو نیکی اور تقوٰی کی راہوں پر چلانا ہی تھا۔ جس کو مدنظر رکھتے ہوئے حضور نے یہ درسگاہ جاری کی۔ تاکہ احمدیوں کی آئندہ نسلیں مادّی۔ اخلاقی اور دماغی سامان حاصل کر کے زمانہ کے ہمقدم چلتی ہوئی ان بدحوادث سے بھی محفوظ رہیں۔ جو عوام الناس کے مذہبی پہلو کا ستیاناس کر رہے ہیں۔ الغرض حضور کا منشاء مبارک تھا۔ کہ ہمارے نوجوان دنیوی علوم سے مزین ہوں۔ اور ساتھ ہی ان کے اندر خدا پر اور اس کے رسول پر کامل ایمان ہو۔ اور وہ اپنے اندر زندہ مذہب کی روح رکھتے ہوں۔ ایسی درسگاہ کے ساتھ اس قسم کی غفلت برتنا واقعی قابل افسوس امر ہے۔ بورڈنگ ہاؤس کو جس میں ۲۷۰ بورڈر رہ سکتے ہیں۔ گنجائش سے زیادہ پُر ہونا چاہیئے۔ مگر اس کے خالی ہال اور کمرے قومی غفلت کی افسوسناک حالت کا پتہ دیتے ہیں۔ مجھے ازحد شرم آتی ہے۔ جب میں اس قسم کی دلیل سنتا ہوں۔ کہ وہاں قریب ہی ایک ہائی سکول ہے۔ جس میں فلاں فلاں احمدی کا بیٹا تعلیم پاتا ہے۔ یا یہ کہ وہ اپنے لڑکے کو اتنی دور بھیجنے کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے۔ میرے معزز احمدی دوستو! کیا آپ اس قدر جلد بانی سلسلہ کی ہدایات بھول گئے؟ کیا آپ آج وہی حالات اور آثار نہیں پاتے۔ جنہوں نے اس خدا کے برگزیدہ نبیؑ کو اس درسگاہ کے قائم کرنے کی ترغیب دی تھی؟ روحانی امور کے متعلق یہ بے توجہی یقیناً وہی مہیب نتائج پیدا کرے گی۔ جن سے محفوظ رکھنے کے لئے آپ کی پاک روحانی بصیرت نے آپ کو آمادہ کیا تھا۔ پس اٹھو۔ اگر آپ اپنے بچوں کو مخلص اور پکے احمدی دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو اپنی دولت اور اس مبارک سلسلہ کے لئے فرزندانہ محبت میں بخل کی حد تک نہ پہونچو۔ وہ سکول جسے احمدیوں کی ضروریات کو مہیا کرنے کے سامان کرنے چاہئیں۔ بیرونی لوگوں کو روحانی خوراک دے رہا ہے۔ تو کیوں نہ احمدی بچے اس سے مستفید ہوں؟ کیا مجھے کچھ اور کہنے کی ضرورت ہے؟

(خاکسار سعدالدین احمدی سینیر انگلش ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول جہلم)

---

## تلاش

میرا بھتیجا مسمی صادق محمد پسر منشی محمد نواب خانصاحب پریزیڈنٹ جماعت لودہراں کہیں چلا گیا ہے۔ دائیں آنکھ بوجہ گرنے فالج کے کسی قدر بیٹھ گئی ہے۔ اور سامنے کا ایک دانت کسی قدر ٹوٹا ہوا ہے رنگ سانولہ ہے۔ پتلا اور لمبا ہے۔ جس احمدی بھائی کو کسی جگہ ملے۔ اس کی اطلاع فوراً میرے پاس [illegible] محمود خان [illegible] انجمن احمدیہ [illegible] لودہراں

# ہندوستان کی خبریں

## حصار میں مسلمانوں کے خون کی ارزانی

۲۳ جولائی ۱۹۳۰ء کو ایک ہندو ہرپھول سنگھ نام نے قصبہ ٹوہانہ ضلع حصار میں گیارہ مسلمانوں کو بندوق سے قتل اور چار کو زخمی کر دیا تھا۔ اب اس واقعہ کی تفصیلات معلوم ہوئی ہیں۔ جون سے ایک دھوبی گھاٹ پر تنازعہ کی وجہ سے ہندو مسلمانوں میں کشمکش پیدا ہو گئی تھی۔ حتیٰ کہ لاٹھی رکھنا اور پانچ سے زیادہ اشخاص کا مجمع ممنوع قرار دیا گیا۔ مصالحت کی سب کوششیں ناکام رہیں۔ پولیس شہر کی حفاظت کر رہی تھی۔ مذکورہ بالا ڈاکو ایک ساتھی کی معیت میں قصاب محلہ میں داخل ہوا۔ اور جو مسلمان اس کے قابو میں آیا۔ اسے یہ کہکر کہ یہ گئو ہتیا کی سزا ہے۔ نشانہ بندوق بنا دیا۔ اگر کوئی ہندو سامنے آیا۔ تو اسے چھوڑ دیا گیا۔ حصار کے مسلمانوں پر خوف و ہراس طاری ہے۔ قصاب اپنے محلوں سے ڈر کے مارے باہر نہیں نکلتے۔ ڈاکو ابھی تک مفرور ہے۔ اور گورنمنٹ نے اسے گرفتار کرنے والے کے لئے ایک مربع زمین کے انعام کا اعلان کیا ہے۔

## نئی قسم کے گنے کی ایجاد

مدراس۔ ۴ راگست۔ حکومت ہند کے ماہر شکر نے شکر اور جوار کے جوڑ سے ایک پودا نکالا ہے۔ جو پانچ ماہ میں طیار ہو جاتا ہے۔ کیمیاوی امتحان سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ گیا ہے کہ اس میں ویسی ہی شکر ملتی ہے۔ جیسی معمولی گنے میں ہوتی ہے۔ اس کا پودا جوار اور معمولی گنے کے مشابہ ہے۔

## بڑودہ میں طلاق کی اجازت

پونہ۔ یکم اگست۔ ریاست بڑودہ کی مجلس مقننہ نے ۱۹۲۹ء کے مسودہ شادی میں ترمیم کر کے شادی کا ایک نیا قانون منظور کیا ہے۔ جس کے ذریعہ سے بعض خاص شرائط اور حالات کے ماتحت ہندو قوم کو طلاق دینے کی اجازت دی گئی ہے۔

## کانگریس رشوت لے رہی ہے

شملہ۔ یکم اگست۔ اب کانگریس کے تشدد کی نوبت یہاں تک پہونچ گئی ہے۔ کہ وہ لوگوں کو ڈرا دھمکا کر ان سے روپیہ وصول کر رہی ہے۔ چنانچہ ہندوستانی کارخانے کے ایک مالک نے صاف صاف کہدیا ہے۔ کہ اس نے کانگریس کو پندرہ ہزار روپیہ دیکر اس کے عوض میں اپنی بریت خریدی ہے۔ ایک انگریز نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

## جدید پچاس روپیہ والے نوٹ

کلکتہ۔ ۴ راگست۔ ایک سرکاری اعلان شایع ہوا ہے۔ کہ کرنسی نوٹوں کی ترمیم کی پالیسی کے پیش نظر حکومت ہند عنقریب نئے نمونے کے پچاس روپے والے نوٹ شایع کرنے والی ہے ان نوٹوں کی ظاہری شکل موجودہ پچاس روپے کے نوٹوں سے بالکل مختلف اور سو روپے کے نوٹوں کے مشابہ ہوگی۔ یہ نوٹ ۱۵ راگست کو کرنسی آفس سے جاری کئے جائینگے۔ پرانے پچاس روپے والے نوٹ بھی نئے نوٹوں کے اجراء کے بعد کار آمد ہونگے۔

## سرحدی طلبا کو سزائے قید

۳۰ جولائی کو موضع تنگی اتمان زئی ضلع پشاور کے ۲۴ نوجوان طلباء کو سپیشل مجسٹریٹ نے جیل کے اندر مختلف میعاد کی سزائیں دیں۔ ملزموں میں چھ نابالغ بچے بھی ہیں۔ جن کی عمریں گیارہ اور بارہ سال کے درمیان ہیں۔

## کپتان محمد زمان خان کی وفات

گجرات کے رئیس اعظم خان بہادر کپتان محمد زمان خان صاحب ایم۔ وی۔ او۔ ایم۔ بی۔ ای۔ پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی وآنریری مجسٹریٹ گجرات مورخہ ۴ بعارضہ نمونیا فوت ہو گئے۔

## مردہ زندہ ہوکر مر گیا

ہوشیار پور۔ ۴ راگست۔ ایک ہندو کی لڑکی کو مرگھٹ لے جا رہے تھے۔ کہ راستہ میں زندگی کے آثار ہویدا ہوئے۔ اور وہ تندرست ہو گئی۔ لیکن آدھی رات کو پھر دورہ ہوا۔ اور وہ فوت ہو گئی۔

## سکھر کا ہندو مسلم فساد

حیدر آباد (سندھ) ۵ راگست۔ سکھر کے ہندو مسلم فساد میں پانچ آدمی ہلاک اور ایک سو سے زیادہ مجروح ہوئے۔ فساد اس بات پر ہوا۔ کہ ایک مسلمان تانگہ والا آ رہا تھا۔ ہندوؤں کے جلوس سے اس کا تنازعہ ہو گیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے۔

## نہروؤں کو یرودہ لیجانے کی اجازت

الہ آباد۔ ۵ راگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وائسرائے نے پنڈت جواہر لال اور موتی لال نہرو کو گفتگوئے صلح کے سلسلے میں یرودہ لے جانے کی اجازت دیدی ہے۔

## مدراس کے ڈاکخانہ سے سترہ ہزار کے ٹکٹ گم ہو گئے

مدراس۔ ۵ راگست۔ جنرل پوسٹ آفس سے سترہ ہزار کے ٹکٹ گم ہو گئے ہیں۔ اس چوری سے محکمہ ڈاک کو کوئی نقصان نہیں پہونچے گا۔ کیونکہ ٹکٹ ٹھیکہ دار کی تحویل میں تھے۔

## منشی ایشور سرن کانگریس میں

الہ آباد۔ ۵ راگست۔ منشی ایشور سرن مشہور ماڈریٹ لیڈر پنڈت مالوی کی گرفتاری سے متاثر ہو کر کانگریس میں شامل ہو گئے ہیں۔

## لاہور سازش کیس کے ملزمان سے ملاقاتیں بند

لاہور۔ ۵ راگست۔ اعلیٰ حکام کی زیر ہدایت مقدمہ سازش لاہور کے بھوک ہڑتالیوں سے ان کے رشتہ داروں کی ملاقاتیں روک دی گئی ہیں۔ آج سردار بھگت سنگھ کی والدہ چچی اور دو بھائی ملنے آئے۔ لیکن انہیں اجازت نہیں دی گئی۔

## برما کا پہلا برمی گورنر

رنگون۔ ۵ راگست۔ سر جوزف مانگ گائی کو برہما کا پہلا برمن گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ برمن کمیونٹی نے اس تقرر پر ہز مجسٹی کی گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا ہے۔

## افغانستان کا جشن استقلال ملتوی

پشاور۔ ۴ راگست۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ استقلال افغانستان کا جشن جو وسط اگست میں منایا جانے والا تھا۔ خال کے ہنگاموں کی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

## بلیا میں گولی چل گئی

نینی تال۔ ۴ راگست۔ بلیا کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا ایک برقی پیغام مظہر ہے۔ کہ ۱۵ ہزار ہندوؤں نے کل دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے باجہ کے ساتھ مسجد کے سامنے سے گذرنا چاہا۔ جہاں کئی سو نا راض مسلمانوں کا لاٹھیوں سے مسلح ہجوم جلوس کا مقابلہ کرنے کے لئے موجود تھا۔ پولیس نے گولی چلائی۔ جس سے پانچ اشخاص ہلاک اور سولہ زخمی ہوئے۔

## علاقہ چارسدہ میں گرفتاریاں

چارسدہ۔ ۲ راگست۔ آج چارسدہ کے شراب خانہ پر "خدائی خدمت گاروں" نے پکٹنگ کیا۔ جن میں سے ۴۲ گرفتار ہو چکے ہیں۔ مزید گرفتاریوں کی افواہ ہے۔ بازار میں فوج گشت لگا رہی ہے۔ کل ترنگ زئی کا فوجی محاصرہ کر کے وہاں سے ۲۶ اصحاب گرفتار کئے گئے۔

## ملزموں کی غیر حاضری میں شہادت دینے سے انکار

لاہور۔ ۵ راگست۔ آج سپیشل ٹریبونل نے مقدمہ سازش لاہور کی سماعت کی۔ مسٹر جنگ بہادر اسسٹنٹ ایڈیٹر ٹریبیون کو بطور گواہ پیش کیا گیا۔ لیکن آپ نے کہا۔ کہ "ملزموں کی غیر حاضری میں بطور گواہ استغاثہ شہادت دینا میں بعید از اخلاق سمجھتا ہوں۔ جبکہ مجھ پر نہ کوئی جرح کرنے والا ہے۔ اور نہ میرے بیان کی پڑتال کی جاتی ہے۔ لہذا مجھے معاف فرمایا جائے" خان صاحب قلندر علی خان نے گواہ کو یقین دلایا۔ کہ آپ کا بیان ملزموں کے خلاف استعمال نہیں ہوگا۔ اس پر مسٹر جنگ بہادر

شہادت دینے پر رضامند ہوگئے۔

### ہندوستانی مرکزی کمیٹی کے ارکان اور گول میز کانفرنس

شملہ ۳ر اگست۔ ہندوستانی مرکزی سائمن کمیٹی کے ارکان پر گول میز کانفرنس میں شمولیت کے لئے سائمن کمیشن کے ارکان کی طرح کوئی پابندی عائد نہیں کی جائیگی۔ وہ دوسری جماعتوں کی طرح ایک جماعتی حیثیت سے گول میز کانفرنس میں شریک ہونگے۔ اور حالات پر غور و فکر کرنے میں آزادانہ حصہ لیں گے۔

### بنوں میں داخلہ پر بندش

بنوں ۴ر اگست۔ آج ۲۲ روز ہوئے ہیں۔ کہ باہر کے کسی آدمی کو شہر کے اندر آنے نہیں دیا جاتا۔ دکاندار بہت تنگ ہیں۔ اور اسی وجہ سے لوگ۔ شہر سے دکانیں چھوڑ رہے ہیں۔ اور باہر دوکانیں کر رہے ہیں۔

### "ساہوکار لائسنس" کے اجراء کی تجویز

لکھنؤ ۔ ۴ر اگست۔ ممالک متوسط کی بینکنگ انکوائری کمیٹی نے اپنی رپورٹ شایع کر دی ہے۔ اور اس امر کی خاص طور پر سفارش کی ہے۔ کہ اراضی کو رہن کرنے کے لئے بنک کھولے جائیں۔ اور قرضہ دینے والے ساہوکاروں اور مہاجنوں کے لئے لائسنس جاری کیا جائے۔

### جاہمن میں فساد کی ذمہ وار کانگریس ہے

لاہور ۔ ۵ر اگست۔ موضع جاہمن ضلع لاہور کے ۸۰ سرکردہ آدمیوں نے ایک میموریل پر دستخط کر کے اسے تحقیقاتی کمیٹی کے صدر کے نام ارسال کیا ہے۔ جس کو لاہور کی کانگریس کمیٹی نے تحقیقات پر متعین کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ ہمارے گاؤں میں جو واقعات حال میں رونما ہوئے ہیں۔ ان کی ذمہ وار سراسر کانگریس کمیٹی ہے۔ کیونکہ کانگریسی کارکن ایسے ناجائز اختیارات کو اپنے ہاتھ میں لے رہے ہیں۔ جو کسی طرح سے بھی ان کا حق اور حصہ نہیں ہے۔

### بلدیہ بنارس کا حکومت کا حکم ماننے سے انکار

بنارس ۔ ۳ر اگست۔ میونسپل بورڈ کو حال میں حکومت نے ہدایت کی تھی۔ کہ موجودہ سپرنٹنڈنٹ تعلیم کو ملازمت سے الگ کر دیا جائے۔ کیونکہ وہ سیاسیات میں حصہ لیتا رہا ہے۔ ورنہ بلدیہ کو تعلیم کیلئے جو امداد دیتی ہے۔ وہ بند کر دی جائیگی۔ کمیٹی نے جواب دیا ہے۔ کہ بلدیہ حکومت کے اس امر کی تعمیل کرنے سے قاصر ہے۔

### بمبئی پولیس کی کارگذاری کا صلہ

بمبئی ۔ ۴ر اگست۔ گورنمنٹ بمبئی نے بمبئی کی سٹی پولیس کی کارگذاری سے خوش ہو کر سپرنٹنڈنٹ سے لیکر کانسٹبل تک کو ان کی ماہوار تنخواہ کا ½ حصہ زائد بطور انعام دیا ہے۔

### پنڈت مالویہ رو پڑے

بمبئی ۴ر اگست۔ کل پنڈت مالویہ اور مسٹر ولبھ بھائی پٹیل کے مقدمے کی جب کارروائی شروع ہوئی تو اس کے دوران میں ایک موقع پر پنڈت مالویہ تقریر کرتے ہوئے اشکبار ہو گئے۔ جب انہوں نے بیان کیا۔ کہ میں قانون شکنی کے لئے جلوس میں شامل نہیں ہوا تھا۔ بلکہ اس لئے کہ اس فضول اور تکلیف دہ حکم کو میں اپنی توہین سمجھتا تھا۔ اور مجھ سے کہا گیا تھا۔ کہ اس حکم کو نافذ کرنے کے لئے لاٹھیاں استعمال کی جائینگی۔

### عصمت بچانے کے لئے قتل

کلکتہ ۔ ۵ر اگست۔ سب ڈویژنل آفیسر علی پور نے بیس سال عمر کی ایک بنگالن کو جو پچیس برس کی عمر کے ایک بنگالی دیہاتی کے قتل میں ماخوذ تھی۔ رہا کر دیا ہے۔ مقتول لڑکی کے خاوند کی غیر حاضری سے فائدہ اٹھا کر اس کے مکان میں داخل ہو گیا تھا۔ اور مجرمانہ حملہ کی کوشش کی تھی۔ لڑکی نے ایک ایسی کاری ضرب لگائی۔ کہ وہ اس کی وجہ سے مر گیا۔ مجسٹریٹ نے لڑکی کی بہادری کی تعریف کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ ان حالات میں اس نے جو کچھ کیا۔ وہ درست تھا۔ اور امید ظاہر کی ہے۔ کہ تمام عورتیں جن کے ساتھ یہی حالات پیش آئیں۔ اس کی مثال پر عمل کرنے میں تذبذب نہ دکھائیں گی۔

### پنجاب وار کونسل کی ڈکٹیٹر

لاہور ۔ ۵ر اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مسز ایل۔ آر ترشی۔ پنجاب کی جنگی کونسل کی ڈکٹیٹر مقرر کی گئی ہیں۔

### آفریدیوں کی ضلع پشاور میں پیش قدمی

شملہ ۔ ۲ر اگست صوبہ سرحدی میں آفریدیوں کا باغ کے مقام پر یکم اگست کو جو جرگہ منعقد ہوا تھا۔ اس میں متخاصم ملا اور نوجوانوں نے فیصلہ کیا۔ کہ گورنمنٹ کے خلاف لشکر کھڑا کیا جائے۔ یہ لشکر چھوٹی چھوٹی پارٹیوں میں باڑہ وادی کے راستے اس غرض سے کھجوری میدان کی طرف بڑھ رہا ہے۔ تاکہ ضلع پشاور پر حملہ کرے۔ کھجوری میں آخری اجتماع کی تاریخ ۱۰ر اگست مقرر ہوئی تھی۔ آفریدی غنیم زبردست کوشش کر رہا ہے۔ کہ اورک زئی قبائل کا تعاون حاصل کیا جائے۔ اب مختلف جمعیتوں نے ایسے راستوں سے بڑھنا شروع کر دیا ہے۔ جس سے کوئی شخص نہیں گذرتا۔

### کلکتہ کے کانگریسیوں میں جوتا چل گیا

کلکتہ ۔ ۵ر اگست۔ کارکن کمیٹی کے ممبران کی گرفتاری کی وجہ سے مسٹر جے۔ ایم سین گپتا کی بجائے ایلڈرمین کے انتخاب کیلئے آج سہ پہر کو کلکتہ کارپوریشن کے ممبران کا جو جلسہ منعقد ہونا تھا۔ وہ پُرشور نظاروں کے درمیان ملتوی ہو گیا۔ اس وقت مقابلہ مسٹر سین گپتا اور مسٹر سوبھاش چندر بوس کے درمیان ہے۔ وزیٹروں کی گیلریوں سے

## ممالک غیر کی خبریں

### صحرائے افریقہ جنوبی میں انسانی پنجر

پولیس کو دریائے آرنج کے دہانے کے قریب پولسبی کے صحرا میں گشت لگاتے ہوئے آٹھ پنجر ملے ہیں۔ جن کے متعلق یقین کیا جاتا ہے۔ کہ ان تارکان وطن کے ہیں۔ جو ۱۹۲۵ء میں "ہیرے کی کانوں کے علاقے" سے بھاگ گئے تھے۔ ایک بٹوا جس میں چھ شلنگ ہیں۔ کپڑے کے ٹکڑے اور ایک ٹکٹ بھی ملا ہے۔

### ایک لاکھ پارچہ بافوں کی ہڑتال

لل (پیرس) ۴ر اگست۔ جمعیت تجارت کارکنان پارچہ بافی کی مجلس منتظمہ نے آج ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں تقریباً ایک لاکھ کارکن شامل ہونگے۔

### جنگ عظیم کے مفقود الخبر سپاہیوں کی یادگاریں

لندن ۔ ۴ر اگست۔ جنگ عظیم کے دوران میں سلطنت برطانیہ کے چالیس ہزار افسر اور سپاہی مفقود الخبر ہو گئے۔ ان کا نہ تو کوئی پتہ چلا۔ اور نہ ان کی نعشیں دستیاب ہوئیں۔ آج چار مختلف مقامات پر ان مفقود الخبر بہادروں کی یادگاریں قائم کی گئیں۔

### امریکہ میں شراب کے خلاف جہاد

نیویارک ۔ ۲ر اگست۔ نیویارک کے محکمہ انسداد شراب نوشی کے ایجنٹوں نے بروکلن میں ایک شراب خانہ اور اس سے ملحقہ ہوٹل پر چھاپہ مارا۔ اور پندرہ لاکھ ڈالر کی شراب اپنے قبضہ میں کر لی ہے۔ یہ ذخیرہ اس قدر زیادہ ہے۔ کہ اس کی فہرست تیار کرنے میں ایک ہفتہ صرف ہوگا۔ قانون کے مطابق حکومت اس تمام جائداد کو ضبط کر سکتی ہے۔ جہاں شراب فروخت ہوتی ہو۔ اس لئے اشخاص متعلقہ کو بیس لاکھ ڈالر کی قیمت کی جائداد کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔

### امریکہ میں خودکشیوں کی بھرمار

لندن (بذریعہ ڈاک) ایک امریکن اخبار کا بیان ہے۔ کہ امریکہ میں دس سال میں ۱۲۰۰۰۰ اشخاص نے خودکشی کی۔

### بحری معاہدہ کی تعمیل

واشنگٹن ۔ ۳ر اگست۔ لندن کے بحری معاہدہ کی تعمیل میں برطانوی صیغہ بحریہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تین جنگی جہازوں کو یکم اکتوبر سے پہلے پہلے تباہ کر دیا جائیگا۔

### وزیراعظم برطانیہ کا عزم سکاٹ لینڈ

رگبی ۴ر اگست۔ وزیراعظم آج سہ پہر کو لندن پہنچ گئے۔ آپ

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شایع کیا)

# فہرست نو مبایعین

(ماہ فروری و مارچ ۱۹۳۰ء)

| نمبر | نام | پتہ |
|---|---|---|
| ۷۶۵ | مہنگا صاحب | ضلع گورداسپور |
| ۷۶۶ | رحمت اللہ صاحب | ریاست پٹیالہ |
| ۷۶۷ | عنایت الٰہی صاحب | ״ |
| ۷۶۸ | کریم بخش صاحب | ضلع امرتسر |
| ۷۶۹ | نواب دین صاحب | ضلع لائلپور |
| ۷۷۰ | محمد عبدالقادر صاحب | حیدرآباد |
| ۷۷۱ | محمد یٰسین خانصاحب | حیدرآباد دکن۔ |
| ۷۷۲ | علی محمد صاحب | ضلع ہوشیارپور |
| ۷۷۳ | رحمت بی بی صاحبہ | ضلع گورداسپور |
| ۷۷۴ | محمد بی بی صاحبہ | ضلع گورداسپور |
| ۷۷۵ | فضل الرحمٰن صاحب | ضلع بنا تر |
| ۷۷۶ | نور حسین صاحب | ضلع شاہپور |
| ۷۷۷ | احمد علی صاحب | نئی دہلی |
| ۷۷۸ | محمد الدین صاحب | جہلم |
| ۷۷۹ | محمد شفیع صاحب | بنوں شہر |
| ۷۸۰ | نواب بی بی صاحبہ اہلیہ | |
| | فقیر محمد صاحب | ضلع گورداسپور |
| ۷۸۱ | رحم چاند صاحبہ بنت | |
| | امجد علی خانصاحب برہمن بڑیہ۔ ٹپرہ۔ بنگال۔ | |
| ۷۸۲ | منشی غلام حیدر خانصاحب | ضلع پشاور |
| ۷۸۳ | خان محمد نجم خان صاحب | ״ ״ |
| ۷۸۴ | میر حسین خانصاحب | ״ ״ |
| ۷۸۵ | مستری گل محمد صاحب | لاہور |
| ۷۸۶ | غلام محمد صاحب | چھاؤنی نوشہرہ |
| ۷۸۷ | نواب بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری | |
| | محمد حسین صاحب اورسیر۔ | سندھ |
| ۷۸۸ | محمد عبدالرحیم صاحب۔ | ریاست حیدرآباد دکن |
| ۷۸۹ | چراغ دین صاحب۔ | کراچی |
| ۷۹۰ | دلیا صاحب | ریاست پٹیالہ |
| ۷۹۱ | غلام حسین صاحب | ریاست پٹیالہ |
| ۷۹۲ | عمر بخش صاحب | ضلع گجرات |
| ۷۹۳ | حسن بی بی صاحبہ زوجہ | ضلع گجرات |
| | عمر بخش صاحب | ضلع گجرات |
| ۷۹۴ | محمد عبدالرزاق صاحب۔ | علاقہ نظام |
| ۷۹۵ | حسن شاہ صاحب۔ | ضلع ہوشیارپور |
| ۷۹۶ | محمد امین صاحب۔ | ״ سیالکوٹ |
| ۷۹۷ | روڈا صاحب۔ | ضلع گورداسپور |
| ۷۹۸ | فتح محمد صاحب۔ | ״ |
| ۷۹۹ | مستری چراغ دین صاحب۔ | ״ |
| ۸۰۰ | لعل دین صاحب۔ | ״ |
| ۸۰۱ | مہر دین صاحب۔ | ״ |
| ۸۰۲ | کاکا برادر مستری محمد دین صاحب۔ | ״ |
| ۸۰۳ | سید ولی محمد شاہ صاحب | |
| | اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر۔ | ضلع جالندھر |
| ۸۰۴ | محمد ظہیر گل صاحب۔ | ضلع شاہپور |
| ۸۰۵ | عزیز الدین صاحب | |
| | ولد عمر الدین صاحب۔ | ضلع گورداسپور |
| ۸۰۶ | مستری احمد دین صاحب۔ | سیالوالی |
| ۸۰۷ | خیر دین صاحب۔ | ضلع منٹگمری |
| ۸۰۸ | رابعہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری | |
| | سکندر خان صاحب۔ | چک ۱۴۳ جنوبی |
| ۸۰۹ | صوبے خان صاحب۔ | ضلع گجرات |
| ۸۱۰ | پیرانداتا صاحب | ״ |
| ۸۱۱ | اللہ بخش صاحب | ریاست پٹیالہ |
| ۸۱۲ | ولایت خان صاحب۔ | کیمبل پور حضوری تحصیل اٹک |
| ۸۱۳ | میراں بخش صاحب۔ | امرتسر |
| ۸۱۴ | محمد رفیع صاحب | ضلع گورداسپور |
| ۸۱۵ | علی محمد صاحب | ״ |
| ۸۱۶ | غلام حیدر صاحب | ״ |
| ۸۱۷ | عبدالرحمٰن صاحب | کشمیر |
| ۸۱۸ | دیالا صاحب نومسلم۔ | ضلع امرتسر |
| ۸۱۹ | جلال الدین صاحب۔ | ضلع گورداسپور |
| ۸۲۰ | حکیم عبدالعزیز صاحب | ضلع امرتسر |
| ۸۲۱ | محمد الدین صاحب | ضلع سیالکوٹ |
| ۸۲۲ | قمر الدین صاحب | ״ امرتسر |
| ۸۲۳ | محمد اسحٰق | ״ ״ |
| ۸۲۴ | برکت علی صاحب۔ | ضلع امرتسر |
| ۸۲۵ | محبوب خان صاحب۔ | ضلع مغربی خاندیس |
| ۸۲۶ | سید کرم شاہ صاحب۔ | ضلع میرپورہ |
| ۸۲۷ | محمد اکرم خان صاحب۔ | لاہور |
| ۸۲۸ | عالم بی بی صاحبہ زوجہ | |
| | ماہیا صاحب۔ | چک نمبر ۲۹ دہڑ |
| ۸۲۹ | رمضان خان صاحب۔ | پوری۔ اڑیسہ |
| ۸۳۰ | رحمت علی صاحب۔ | ضلع سیالکوٹ۔ |
| ۸۳۱ | اللہ لوک صاحب | ״ ״ |
| ۸۳۲ | جلال الدین صاحب | ״ ״ |
| ۸۳۳ | محمد شفیع صاحب | ״ ״ |
| ۸۳۴ | کریم بخش صاحب | ״ ״ |
| ۸۳۵ | ریشم بی بی صاحبہ زوجہ | |
| | تاجدین صاحب۔ | ״ ״ |
| ۸۳۶ | محمد بی بی صاحبہ زوجہ رحیم بخش صاحب | ״ ״ |
| ۸۳۷ | حسین بی بی صاحبہ زوجہ | |
| | بوٹا صاحب۔ | ״ ״ |
| ۸۳۸ | عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ | |
| | حاکم صاحب۔ | ״ ״ |
| ۸۳۹ | عمر الدین صاحب | |
| | ولد فضل دین صاحب جٹ | ״ ״ |
| ۸۴۰ | عبدالکریم صاحب | |
| | ولد نظام الدین صاحب۔ | ״ لائلپور |
| ۸۴۱ | فاطمہ بیگم صاحبہ زوجہ | |
| | اسمٰعیل صاحب۔ | ضلع سیالکوٹ |
| ۸۴۲ | قائم علی صاحب | ״ ״ |
| ۸۴۳ | فتح الدین صاحب | ״ گورداسپور |
| ۸۴۴ | نبی بخش صاحب | ״ گجرات |
| ۸۴۵ | چھجو خان صاحب پٹواری | ״ جالندھر |
| ۸۴۶ | ست بھرائی صاحبہ زوجہ | |
| | کریم بخش صاحب | چنیوٹ |
| ۸۴۷ | فیروز خان صاحب۔ | ضلع گجرات |
| ۸۴۸ | اللہ دتا صاحب۔ | ״ لائلپور |
| ۸۴۹ | نور محمد صاحب۔ | ״ شیخوپورہ |
| ۸۵۰ | حکیم دین محمد صاحب۔ | ״ امرتسر |
| ۸۵۱ | ملک اللہ دتا صاحب | ״ گجرات |
| ۸۵۲ | میاں خیر دین صاحب | ״ امرتسر |
| ۸۵۳ | محمد علی صاحب۔ | ״ لاہور |
| ۸۵۴ | راجہ صاحب۔ | ״ سرگودھا |

(باقی)